تقریر بابت قرآن کریم
وقت 5-7 منٹ

❁❁❁ تقریر ❁❁❁

فتنوں سے خلاصی کی صورت کتابُ اللہ ہے

(حدیث نبویؐ)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

وَمَا مِنۡ دَآبَّۃٍ فِی الۡاَرۡضِ وَلَا طٰٓئِرٍ یَّطِیۡرُ بِجَنَاحَیۡہِ اِلَّاۤ اُمَمٌ اَمۡثَالُکُمۡ ؕ مَا فَرَّطۡنَا فِی الۡکِتٰبِ مِنۡ شَیۡءٍ ثُمَّ اِلٰی رَبِّہِمۡ یُحۡشَرُوۡنَ (الانعام:39)

اور زمین میں کوئی چلنے پھرنے والا جاندار نہیں اور نہ کوئی پرندہ جو اپنے دو پروں پر اڑتا ہے مگر یہ تمہاری ہی طرح کی امّتیں ہیں۔ ہم نے کتاب میں کوئی چیز بھی نظر انداز نہیں کی۔ آخر وہ اپنے ربّ کی طرف اکٹھے کئے جائیں گے۔

اُمّت کی داستاں پہ تدبّر سے کھل گیا
قرآن ہے پہلی شرط عروج وزوال میں
پایا ہے مَیں نے فیض خلافت سے بے شمار
جاری رہے دعا ہے اب اولاد وآل میں

(مسز امۃ الباری ناصر)

معزز سامعین! مجھے آج آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ "فتنوں سے خلاصی کی صورت کتابُ اللہ ہے" پر روشنی ڈالنی ہے۔ حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت جبرائیلؑ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور فرمایا کہ عنقریب بہت سارے فتنے پیدا ہوں گے۔ دریافت کیا گیا کہ ان فتنوں سے خلاصی کی کیا صورت ہوگی؟ حضرت جبرائیلؑ نے جواب میں کہا کہ فتنوں سے خلاصی کی صورت کتاب اللہ ہے۔

(ترمذی ابواب فضائل القرآن باب ما جاء فی فضل القرآن حدیث 2906)

سامعین! یہ حدیث جو ہم نے ابھی سنی ہے، اس میں دو امور زیر بحث ہیں:

1- آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب بہت سارے فتنے پیدا ہوں گے۔

2- ان فتنوں سے خلاصی صرف اور صرف کتابُ اللہ کی تعلیمات پر عمل کرنے سے ہوگی۔

جہاں تک نمبر اوّل یعنی عنقریب فتنوں کی بہتات کا تعلق ہے، اس نسبت سے بعض احادیث میں آخری زمانہ میں فتنوں کی آمد کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے آخری حصہ بالخصوص تیسویں پارہ میں پیش گوئیوں کا ذکر فرمایا ہے جن میں فتنوں کا بھی ذکر ہے۔ بعض علامات میں انہی فتنوں کا ذکر ہے جیسے سورۃ القمر کی آیت 2: اِقۡتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَانۡشَقَّ الۡقَمَرُ جس میں قیامت کے آنے اور چاند کے پھٹنے کا ذکر ہے یہ اتنی سخت گھڑی ہوگی کہ فتنہ سے کم نہ ہوگی۔

اسی مضمون کو سورۃ القیامہ آیات 8 تا 10 "فَاِذَا بَرِقَ الۡبَصَرُ ۙ وَخَسَفَ الۡقَمَرُ ۙ وَجُمِعَ الشَّمۡسُ وَالۡقَمَرُ" میں بیان فرمایا ہے۔

اسی طرح سورۃ الانعام آیت 95 میں ہر انسان کا الگ الگ حشر اجساد کا ذکر ہے یہ بھی ایک ڈراؤنا خواب ہوگا اور فتنہ برپا ہوگا۔

سامعین! "فتنہ" کسے کہتے ہیں؟ اس کے مختلف مفہوم ذکر کیے گئے ہیں، آزمائش کو بھی فتنہ کہتے ہیں، امتحان، مال و دولت کو فتنہ کہا گیا ہے، گمراہ کرنا اور گمراہ ہونا اس پر بھی فتنے کا اطلاق ہوتا ہے۔ نظریات میں اختلاف ہونا بھی بعض اوقات فتنہ کا باعث بن سکتا ہے۔

قرآن کریم کے علاوہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانے کے بہت سے فتنوں کا ذکر فرمایا ہے۔ جیسے بخاری کتاب العلم کی روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے موعودہ گھڑی کی آمد کے متعلق فرمایا کہ جب امانت ضائع کر دی جائے گی یعنی حکومتیں نااہل لوگوں کے سپرد کر دی جائیں گی۔ اگر اس چھوٹے سے قولِ نبویؐ کو دیکھیں تو اس وقت دنیا میں جو انتشار، بدامنی اور بغاوت کا سماں ہے وہ نااہل اور بددیانت حکمران ہیں جو رعایا پر مسلّط کر دیئے گئے ہیں۔ جنھوں نے اپنے سپرد امانتوں میں خیانت کی اور ایک خطرناک فتنہ کی صورت میں جنگ مسلّط کر دی۔ پھر ایک روایت میں آخری گھڑی کی نشانیاں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں بیان فرمائیں:

"علم اٹھا دیا جائے گا اور جہالت ظاہر ہو گی، زنا پھیل جائے گا، شراب پی جائے گی، مرد مر جائیں گے اور عورتیں باقی رہیں گی، یہاں تک کہ 50 عورتوں کا ایک کفیل ہو گا"

(حدیقۃ الصالحین حدیث نمبر 908)

اب دیکھیں! کیسی سچائی کے ساتھ یہ علامات آج کے دور میں پورا اُتر رہی ہیں۔ غزّہ، فلسطین اور دیگر بعض اسلامی ریاستوں میں مرد کم اور عورتیں زیادہ نظر آتی ہیں۔ جو فتنہ سے کم نہیں ہے۔ پھر فتنوں کی علامات اور نشانیوں کے بیان میں فرات جیسے بلند وبالا پہاڑ سونے جیسا قیمتی خزانہ اُگلیں گے۔ جس پر لوگ لڑیں گے اور کثرت سے مریں گے۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 911)

کیا یہ فرات تیل نہیں اُگل رہا جس پر لڑائیاں شروع ہیں اور ہزاروں لوگ مارے جا رہے ہیں۔

سامعین! آخری دور میں فتنوں کی بات چلی ہے تو علمائے سُوء کے ہاتھوں فتنے پیدا ہونے کی بات نہ کی جائے تو میری تقریر ادھوری رہ جائے گی۔ حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ اس زمانہ کے لوگوں کی مسجدیں بظاہر تو آباد نظر آئیں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ اُن کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین مخلوق ہوں گے۔ اِن میں سے ہی فتنے اٹھیں گے اور اِن میں ہی لوٹ جائیں گے یعنی تمام خرابیوں کا وہی سرچشمہ ہوں گے۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث نمبر 921)

پھر انہی علماء کو سؤر اور بندر قرار دیا۔ صحابہؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ علم کیسے ختم ہو جائے گا جبکہ اللہ کی کتاب ہمارے پاس موجود ہو گی، ہم اُسے آگے اپنی اولادوں کو پڑھائیں گے، اِس پر آپؐ نے فرمایا کہ کیا تورات اور انجیل یہودیوں اور عیسائیوں کے پاس موجود نہیں ہے لیکن اُس نے انہیں کیا فائدہ دیا۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث نمبر 923)

آخری زمانہ میں ظہور پذیر ہونے والے فتنوں کے مختصر ذکر کے آخر پر یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمّت 73 فرقوں میں تقسیم ہو گی جن میں سے 72 ناری اور ایک جنتی ہو گا۔ (ابن ماجہ کتاب الفتن) اور اس کے بارے میں ہمیں یقین ہے کہ وہ جماعت احمدیہ ہو گی۔

مَیں یہاں اپنے سامعین کے سامنے ایک دلچسپ اور روح پرور تجزیہ رکھنا چاہتا ہوں۔ ہم نے اوپر فتنوں کا ذکر سنا، ان فتنوں کے برپا ہونے کا ایک باعث آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم سے دوری کو قرار دیا ہے۔ جیسے علماء کے شر کے سلسلہ میں فرمایا کہ "الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا" پھر ایک جگہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ کے ایک سوال کہ "اللہ کی کتاب ہمارے پاس ہے، ہم اِسے اپنی اولادوں کو پڑھائیں گے پھر علم کیسے ختم ہو گا" فرمایا کہ یہودیوں اور عیسائیوں کے پاس تورات اور انجیل موجود تھی مگر وہ گمراہ ہو گئے۔ اسی طرح مسلمانوں پر فتنہ کتابُ اللہ کی دوری کے باعث آئے گا۔ ہم آج اُمّتِ مسلمہ میں یہ چیز دیکھتے ہیں کہ انہوں نے قرآن اور اس کی تعلیمات پر عمل درآمد کو خیرباد کہا تو وہ تباہ وبرباد ہو گئے۔ عیسائی اور یہودی ان پر مسلّط ہو گئے اور مسلمانوں میں فتنے بڑھتے چلے گئے۔ یہی وہ مضمون ہے جو مَیں نے اپنی تقریر کا عنوان بنایا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں میں فتنوں سے خلاصی یعنی بچاؤ اور تحفّظ کا ذریعہ کتابُ اللہ پر عمل کرنا ہے۔

سامعین! جیسا کہ آپ نے اکثر دیکھا ہو گا کہ بڑے بڑے ہالز یا بڑی عمارتوں جہاز، ٹرین وغیرہ میں دروازوں پر exit کا بورڈ لگا ہوتا ہے کہ ہنگامی حالات میں یہاں سے نکلنا ہے تو قرآن کریم بھی ہمارے لیے ایک طرح کا exit کا کام دیتا ہے۔ قرآنی تعلیمات اکثر ایسی ہیں جو ہمیں مصائب، مشکلات اور فتنوں سے باہر نکال کر محفوظ راستہ جس کو Safe Way کہہ سکتے ہیں پر ڈال دیتی ہیں۔ قرآن کریم کا پڑھنا اور اس طرح پڑھنا کہ اس کی سمجھ بھی آ رہی ہو صدقے کے طور پر قبول ہو گا اور اس کی برکت سے تمام فتنوں سے بھی بچا جا سکتا ہے تمام بُرائیوں سے بھی بچا جا سکے گا اور ابتلاؤں سے بھی بچا جا سکے گا۔

آمین! اب دیکھتے ہیں کہ قرآن کریم اپنی ذات میں حفاظت کی کیا ضمانت دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کو ہاتھ لگانے اور اسے پڑھنے سے پہلے تعوّذ پڑھنے کا حکم دیا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی ہدایت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ "(النحل آیت: 99)۔ ترجمہ: پس جب تو قرآن پڑھے تو دھتکارے ہوئے شیطان سے اللہ کی پناہ مانگ۔ اس خدائی حکم پر غور کریں تو یہ بات اس تقریر کے عنوان کو واضح کرتی ہے کہ اگر تلاوت قرآن سے قبل دھتکارے ہوئے شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی جاتی ہے تو پھر فتنوں سے خلاصی ملے گی۔ اور احکام قرآن پر عمل سے ایک مومن نِتھر کر جنت کے راستہ پر گامزن ہو جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے کتابِ الٰہی کو یاد رکھنے کی طرف توجہ دلائی تا کہ اس کے ذریعہ سے تمہیں نصیحت کرے (البقرہ: 232)۔ ایک اور مقام پر " وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (البقرہ: 64) یعنی جو کچھ قرآن میں ہے اسے یاد رکھو تا کہ تم متقی بن جاؤ۔ گویا آسان الفاظ میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ قرآن کو یاد رکھنے سے جب تم متقی بنو گے تو فتنوں سے خلاصی ملے گی۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الزخرف آیت 4 میں قرآن کریم کو فصاحت اور بلاغت عربی زبان میں اُتارنے کا ذکر کیا ہے اور نتیجہ یہ نکالا تا کہ تم عقل کرو یعنی فتنوں سے خلاصی کی راہیں پاؤ۔ اور پھر اسی سورۃ کی آیت 44 میں اللہ تعالیٰ کی وحی اور الہام یعنی قرآن کریم کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا ہے تا کہ فتنوں سے بچا جا سکے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَن تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ۚ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ "(ھود: 113) ترجمہ: پس جیسے تجھے حکم دیا جاتا ہے اس پر مضبوطی سے قائم ہو جا اور وہ بھی قائم ہو جائیں جنہوں نے تیرے ساتھ توبہ کی ہے اور حد سے نہ بڑھو۔

سامعین! اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں متعدد بار قرآن کریم کو مضبوطی سے پکڑنے، اس کے احکام وہدایات پر عمل کر کے امن وآشتی کے ماحول میں زندگی گزارنے کی تعلیم دی ہے اور ایسا نہ کرنے والوں کو فاسق کہا ہے (المائدہ: 48)۔ بلکہ "وَجَاهِدْهُم بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا "(الفرقان: 53) کہ اس قرآن کے ذریعہ ان سے ایک بڑا جہاد کر۔ جہاد ہی کے ضمن میں قرآن کے ذریعہ انذار اور ڈرانے کی طرف بھی توجہ دلائی (الانعام: 20)۔

اب دیکھیں! "فتنوں سے خلاصی کی صورت کتاب اللہ ہے" کا ذکر اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر قرآن کریم میں یوں بیان کر دیا:

"وَأَنِ احْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ أَن يَفْتِنُوكَ عَن بَعْضِ مَا أَنزَلَ اللّٰهُ إِلَيْكَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ أَنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ أَن يُصِيبَهُم بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ لَفَاسِقُونَ "(المائدہ: 50)

ترجمہ: اور (پھر تاکید ہے) کہ جو بھی اللہ نے اتارا ہے اس کے مطابق ان کے درمیان فیصلہ کر اور ان کی خواہشات کی پیروی نہ کر اور ان سے بچ کر رہ کہ اس تعلیم کے کسی حصہ کے متعلق تجھے فتنہ میں نہ ڈال دیں جو اللہ نے تیری طرف اتاری ہے۔ پس اگر وہ پیٹھ پھیر لیں تو جان لے کہ اللہ ضرور ارادہ رکھتا ہے کہ ان کے بعض گناہوں کے سبب ان پر کوئی مصیبت ڈال دے اور یقیناً لوگوں میں سے بہت سے فاسق ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے تمام سابقہ کتب کی اچھائیاں قرآن کریم میں جمع کر دی ہیں فرمایا:

"إِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ "(سورۃ الاعلیٰ: 19-20)

ترجمہ: یقیناً ضرور یہ پہلے صحیفوں میں بھی ہے۔ ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ اس آیت کے تحت فٹ نوٹ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"یہاں قرآن کریم کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ اس نے گزشتہ صحیفوں کی ہر بہترین تعلیم کو اپنے اندر جمع کر لیا ہے۔ صحفِ ابراہیمؑ میں سے بھی بہترین تعلیم اس میں موجود ہے اور صحفِ موسیٰ میں سے بھی۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"قرآن شریف پر تدبّر کرو اس میں سب کچھ ہے۔ نیکیوں اور بدیوں کی تفصیل ہے اور آئندہ زمانے کی خبریں ہیں وغیرہ۔ بخوبی سمجھ لو کہ یہ وہ مذہب پیش کرتا ہے جس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کے برکات اور ثمرات تازہ بتازہ ملتے ہیں۔ انجیل میں مذہب کو کامل طور پر بیان نہیں کیا گیا۔ اس کی تعلیم اس زمانے کے حسب حال ہو تو ہو، لیکن وہ ہمیشہ اور ہر حالت کے موافق ہر گز نہیں۔ یہ فخر قرآن مجید ہی کو ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہر مرض کا علاج بتایا ہے اور تمام قویٰ کی تربیت فرمائی ہے اور

جو بدی ظاہر کی ہے اس کے دور کرنے کا طریق بھی بتایا ہے۔ اس لئے قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہو اور دعا کرتے رہو اور اپنے چال چلن کو اس کی تعلیم کے ماتحت رکھنے کی کوشش کرو۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 102)

قرآن کریم پر عمل کرنے سے فتنوں سے خلاصی کا ذکر تو خاکسار نے کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیسیوں امثال دے کر اسلام کی تعلیمات پر عمل کر کے فتنوں سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "وَيَضۡرِبُ اللّٰهُ الۡاَمۡثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمۡ يَتَذَكَّرُوۡنَ" (ابراہیم:26) کہ اللہ تعالیٰ انسانوں کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے تا کہ وہ نصیحت پکڑیں۔ ایک اور مقام پر "لَعَلَّهُمۡ يَتَفَكَّرُوۡنَ" (الحشر:22) تا کہ وہ تفکّر کریں۔ الغرض یہ تمام مثالیں انسان کو انسان بنا کر امن و آشتی کی شاہراہوں پر رواں دواں کرتی ہیں اور فتنوں سے بچ کر اللہ تعالیٰ کی طرف سفر کرتا ہے۔ ویسے تو یہ تعلیم دنیا کے تمام مسلمانوں کے لیے ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے 73 فرقوں میں سے ایک فرقہ جس کو جنتی قرار دیا گیا اور اُسے جماعت قرار دیا، وہ جماعت احمدیہ ہے جس کے پاس خلافت جیسا مبارک نظام موجود ہے وہ قرآن کریم کو لے کر آگے بڑھ رہی ہے۔ دنیا بھر کی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کا کام بڑی تیزی سے ہو رہا ہے۔ اب تک 80 سے زائد زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم ہو چکے ہیں۔ حضرت خلیفۃُ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ آئے دن احبابِ جماعت کو قرآن کریم کی تعلیمات کو حرزِ جان بنانے کی طرف توجہ دلاتے رہتے ہیں۔

سامعین! ایمان کی بقا اور فتنوں سے حفاظت کے لیے ہمیں چاہیے کہ روزانہ قرآن کریم کی اور خصوصیت کے ساتھ جمعہ کے روز سورۃ الکہف کی تلاوت ضرور کریں جس میں ایمان کی حفاظت، کفر اور فتنوں سے پناہ مانگی گئی ہے۔ اس کے علاوہ سورۃ ال عمران میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رَبَّنَا لَا تُزِغۡ قُلُوۡبَنَا بَعۡدَ اِذۡ هَدَيۡتَنَا وَهَبۡ لَنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ رَحۡمَةً ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡوَهَّابُ (آل عمران:9) یعنی اے ہمارے ربّ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔ یہ بھی ہمیں پڑھتے رہنا چاہیے اس کے لیے ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ہدایت فرمائی ہے۔

قرآنِ کریم اللہ تعالیٰ کی وہ آخری اور عظیم ترین نعمت ہے، جو اس دنیا کو دی گئی ہے، قرآن کریم ہی وہ قانونِ الٰہی ہے، جو انسانوں کو اعلیٰ ترین سطح پر پہنچانے کا ضامن ہے اور دور حاضر کے جتنے بھی فتنے ہیں ان سب کا واحد علاج قرآنی دستور ہے، آج کل جو فتنے رونما ہو رہے ہیں، ان کا اصلی سبب قرآنی تعلیمات سے انحراف ہے۔ قرآن امن کی تعلیم دیتا ہے اور جنگ و جدل، لڑائیوں اور فساد کرنے سے منع کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں انسان کی بنیادی انفرادی ضروریات سے لے کر وہ تمام تر حقوق کی تصریح کی ہے جو اجتماعی زندگی کی سکون کا ضامن ہے جس پر عمل درآمد کر کے کوئی بھی (State) پر امن اور ترقی یافتہ ہو سکتا ہے۔ اُس لیے قرآن کریم کو صرف زبانی کلامی پڑھ لینا ہی کافی نہیں بلکہ اُس کی تعلیمات پر عمل کر کے دنیا کو ایک پُر امن گہوارہ بنانا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"یاد رکھو قرآن کریم حقیقی برکات کا سرچشمہ اور نجات کا سچا ذریعہ ہے۔ یہ ان لوگوں کی اپنی غلطی ہے جو قرآن کریم پر عمل نہیں کرتے۔ عمل نہ کرنے والوں میں ایک گروہ تو وہ ہے جس کو اس پر اعتقاد ہی نہیں۔ اور وہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام ہی نہیں سمجھتے۔ یہ لوگ تو بہت دور پڑے ہوئے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور نجات کا شفا بخش نسخہ ہے، اگر وہ اس پر عمل نہ کریں تو کس قدر تعجب اور افسوس کی بات ہے۔ ان میں سے بہت سے تو ایسے ہیں جنہوں نے ساری عمر میں کبھی اسے پڑھا ہی نہیں۔ پس ایسے آدمی جو خدا تعالیٰ کے کلام سے ایسے غافل اور لاپرواہ ہیں ان کی ایسی مثال ہے کہ ایک شخص کو معلوم ہے کہ فلاں چشمہ نہایت ہی مصفّٰی اور شیریں اور خنک ہے اور اس کا پانی بہت سے امراض کے واسطے اکسیر اور شفا ہے۔ یہ علم اس کو یقینی ہے لیکن باوجود اس علم کے اور باوجود پیاسا ہونے اور بہت سی امراض میں مبتلا ہونے کے وہ اس کے پاس نہیں جاتا تو یہ اس کی کیسی بد قسمتی اور جہالت ہے۔۔ اسے تو چاہئے تھا کہ اس چشمے پر منہ رکھ دیتا اور سیر اب ہو کر اس کے لطف اور شفا بخش پانی سے حظ اٹھاتا۔ مگر باوجود علم کے اس سے ویسا ہی دور ہے جیسا کہ ایک بے خبر۔ اور اس وقت تک اس سے دور رہتا ہے جو موت آ کر خاتمہ کر دیتی ہے۔ اس شخص کی حالت بہت ہی عبرت بخش اور نصیحت خیز ہے۔ مسلمانوں کی حالت اس وقت ایسی ہی ہو رہی ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ ساری کامیابیوں کی کلید یہی

قرآن شریف ہے جس پر ہم کو عمل کرنا چاہئے، مگر نہیں۔ اس کی پروا بھی نہیں کی جاتی۔ ایک شخص جو نہایت ہمدردی اور خیر خواہی کے ساتھ اور پھر نری ہمدردی ہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے حکم اور ایماء سے اس طرف بلاوے تو اسے کذّاب اور دجّال کہا جاتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا قابل رحم حالت اس قوم کی ہو گی۔"

فرمایا کہ:

"مسلمانوں کو چاہئے تھا اور اب بھی ان کے لئے یہی ضروری ہے کہ وہ اس چشمہ کو عظیم الشان نعمت سمجھیں اور اس کی قدر کریں۔ اس کی قدر یہی ہے کہ اس پر عمل کریں اور پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کس طرح ان کی مصیبتوں اور مشکلات کو دور کر دیتا ہے۔ کاش مسلمان سمجھیں اور سوچیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایک نیک راہ پیدا کر دی ہے۔ اور وہ اس پر چل کر فائدہ اٹھائیں۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 140-141)

آپ علیہ السلام کشتی نوح میں فرماتے ہیں:

"تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اُٹھاؤ۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو۔ اور اُس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآنِ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔"

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26)

افسوس اُن لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اُس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"ایک روایت میں ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور فرمایا کہ عنقریب بہت سے فتنے پیدا ہوں گے دریافت کیا گیا کہ ان فتنوں سے خلاصی کی کیا صورت ہو گی اے جبرائیل! فرمایا کہ فتنوں سے خلاصی کی صورت کتاب اللہ ہے۔ پس جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا ہے کہ اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی کتاب کی طرف توجہ دیں اس کو پڑھیں، اس کی تلاوت کریں۔ اس کے مطالب کی طرف بھی توجہ دیں اور جیسا کہ پہلے حدیث بیان ہو چکی ہے، اس کا مزا بھی لیں اور اس کی خوشبو بھی پھیلائیں۔ ایک روایت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کریم کو ظاہر کر کے پڑھنے والا، ظاہری طور پر صدقہ دینے والے کی طرح ہے اور قرآن کریم کو چھپا کر پڑھنے والا خفیہ طور پر چندہ دینے والے کی طرح ہے۔ پس جیسا کہ روایت میں ہے کہ صدقہ بلاؤں، خطرات اور فتنوں کو دور کرتا ہے، ان کو ٹالتا ہے۔ قرآن کریم کا پڑھنا اور اس طرح پڑھنا کہ اس کی سمجھ بھی آ رہی ہو صدقے کے طور پر قبول ہو گا۔ اور اس کی برکت سے تمام فتنوں سے بھی بچا جا سکتا ہے تمام برائیوں سے بھی بچا جا سکے گا اور ابتلاؤں سے بھی بچا جا سکے گا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 24/ستمبر 2004ء)

آپ ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

" قرآن کریم کے تمام احکامات کی پیروی کی کوشش ہی ہے جو ہمیں نجات کی راہیں دکھانے والی ہے۔ اس کے لئے ایک لگن کے ساتھ، ایک تڑپ کے ساتھ ہم میں سے ہر ایک کوشش کرنی چاہئے۔ اگر ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ تقویٰ کے راستوں کی تلاش ہم نے کرنی ہے اور اسی مقصد کے لئے ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے تو پھر یہ تقوی انہی راستوں پر چل کر ہی ملے گا جن پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ چلے تھے۔ اگر ہمارا یہ دعوی ہے کہ ہم نے زمانے کے امام کو مان کر دنیا میں ایک پاک تبدیلی پیدا کرنی ہے اور ایک انقلاب لانا ہے تو سب سے پہلے ہمیں اپنی حالتوں میں انقلاب لانا ہو گا۔ اپنی نسلوں میں انقلاب لانا ہو گا۔ اپنے ماحول کو اس روشن تعلیم سے آگاہ کرنا ہو گا۔ اس تعلیم سے اور اس پر عمل کرتے ہوئے ان لوگوں کے منہ بند کرنے ہوں گے جو اسلام پر اعتراض کرتے ہیں۔ جن کو یہ فکر پڑ گئی ہے کہ اسلام کی طرف کیوں دنیا کی توجہ ہے۔ جس کی تحقیق کے لئے دنیا کے مختلف ممالک میں جائزہ کے لئے پیسہ خرچ کیا جا رہا ہے۔ اگر کسی کا یہ خیال ہے کہ یہ اسلام کی خوبیاں تلاش کرنے کے لئے ریسرچ ہو رہی ہے یا تحقیق ہو رہی ہے کہ خوبیاں کیا ہیں جس کی وجہ سے ہمیں اسلام کا حسن نظر آئے تو یہ غلط نہی ہے۔ یہ تحقیق اس لئے ہے کہ ان طاقتوں اور حکومتوں کو ہوشیار کیا جائے جو اسلام کے خلاف ہیں کہ اس رجحان کو معمولی نہ سمجھو اور جو کارروائی کرنی ہے کر لو۔ جو ظاہری اور چھپے ہوئے وار کرنے

ہیں کر لو اور اس کے لئے جو بھی حکمت عملی وضع کرنی ہے وہ ابھی کر لو، وقت ہے۔ پس ہر احمدی کی آج ذمہ داری ہے کہ اس عظیم صحیفہ الٰہی کی، اس قرآن کریم کی تلاوت کا حق ادا کریں۔ اپنے آپ کو بھی بچائیں اور دنیا کو بھی بچائیں۔ جن لوگوں کی اسلام کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے لیکن احمدی نہیں ہوئے ان میں سے بہت سوں نے آخر حقیقی اسلام اور حق کی تلاش میں احمدیت کی گود میں آنا ہے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اس کے لئے ہر احمدی کو اپنے آپ کو تیار کرنا چاہئے۔ آج جب اسلام دشمن طاقتیں ہر قسم کے ہتھکنڈے اور اوچھے ہتھکنڈے استعمال کرنے پر تلی ہوئی ہیں، بیہودگی کا ایک طوفان برپا کیا ہوا ہے تو ہمارا کام پہلے سے بڑھ کر اس الٰہی کلام کو پڑھنا ہے، اس کو سمجھنا ہے، اس پر غور کرنا ہے، فکر کرنا، تدبر کرنا ہے اور پہلے سے بڑھ کر اس کلام کے اتارنے والے خدا کے آگے جھکنا ہے تا کہ ان برکات کے حامل بنیں جو اس کلام میں پوشیدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 7/مارچ 2008ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(کمپوزڈ: تمثیل احمد)

✡✡✡✡